باب تذکرہ علوم

رئیس العلماء غلام محمود ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۰۱ء — ۱۹۹۱ء

مرتب

سید صابر حسین شاہ بخاری

ناظم اعلیٰ

امام اہل سنت لائبریری برہان شریف ضلع اٹک ۴۳۷۱۰

ناشر

ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور (پاکستان)

باب تذکرہ علوم

رئیس العلماء غلام محمود ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۹۰۔۔۔۔۔۔۹۱ء

مرتبہ

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

ناظم اعلیٰ

امام اہل سنت لائبریری برہان شریف ضلع اٹک ۴۳۷۱۰

ناشر

ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور (پاکستان)

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	اِنتساب	۳
۲	اِظہارِ تشکر	۴
۳	سخنِ اوّلین	۵
۴	قصیدہ	۶
۵	ولادت باسعادت	۸
۶	جدِ اعلیٰ	〃
۷	جدِ امجد	۹
۸	والدِ ماجد	〃
۹	تعلیم و تربیت	۱۰
۱۰	تدریسی خدمات	۱۱
۱۱	تقریری خدمات	〃
۱۲	مناظرانہ خدمات	۱۲
۱۳	تصنیفی خدمات	〃
۱۴	تصنیفات مطبوعہ	۱۳
۱۵	تصنیفات غیر مطبوعہ	۱۷
۱۶	بیعت و خلافت	۱۹
۱۷	زیارت حرمین شریفین	۲۰
۱۸	اولیائے کرام سے عقیدت	〃
۱۹	عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۲۱
۲۰	مشاہیر تلامذہ	۲۱
۲۱	اِلقابات	۲۳
۲۲	ماہنامہ القول السدید لاہور	۲۴
۲۳	جامعہ صدیقیہ فیض العلوم کا قیام	〃
۲۴	اِرشادات	۲۵
۲۵	معمولات	۲۸
۲۶	آخری لمحات	۲۹
۲۷	وصالِ صدمہ ملال	〃
۲۸	واقعہ وصال	۳۰
۲۹	اعترافِ عظمت	۳۱(ا)
۳۰	تواریخِ وصال	۴۹

اِنتساب

بنام نامی

پیر و مرشد رئیس المبلغین، امیر اہل سنت

عاشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حضرت علامہ

مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری

دامت برکاتہم العالیہ

احقر

صابر حسین

اظہار تشکر

رئیس العلماء علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمتہ کے بارے میں یہ مقالہ مرتب کرنے اور پھر اسے شائع کرنے میں جن محبین و مخلصین نے فقیر سراپا تقصیر کی امداد کی، ان تمام کا شکریہ ادا کرنا دینی فرض سمجھتا ہوں۔

۱۔ جناب بابو سرفراز خان صاحب

(مہتمم جامعہ گلزار مدینہ حسن ابدال)

۲۔ جناب قاری رب نواز صاحب ہزاروی

(جامعہ صدیقہ فیض العلوم ہری پور)

۳۔ جناب محمد اعجاز حسین صاحب

(ملازم ٹیکسلا کاٹن ملز حسن ابدال)

اللہ تعالیٰ جل جلالہ، اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طفیل ان تمام محبین و مخلصین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین

گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری عفی عنہ

ناظم اعلیٰ امام اہلسنت لائبریری

برہان شریف، اٹک

۱۴ نومبر ۱۹۹۱ء

سخن اولین

برصغیر پاک و ہند میں جن علماء کرام نے دین اسلام کی تبلیغ و ترویج کا کام کیا، فرق باطلہ کے خلاف علم جہاد بلند کیا، اور "آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی" کے مصداق ٹھہرے۔ ان ماضی قریب کے علماء میں مناظر اعظم علامہ محمد عمر اچھروی علیہ الرحمتہ مناظر بے مثال علامہ عنایت اللہ علیہ الرحمتہ سانگلہ ہل، علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی علیہ الرحمتہ، رئیس المحدثین حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ علیہ الرحمتہ، حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمتہ، سلطان المناظرین حضرت علامہ قاضی عبدالسبحان علیہ الرحمتہ اور صوفی باصفا حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتا علیہ الرحمتہ وغیرہم قابل ذکر ہیں۔ ستم ظریفی اور غفلت کی انتہا ہے کہ سوائے چند ایک کے کسی کے حالات اور ان کے کارناموں کو منصۂ شہود پر نہیں لایا گیا۔ اسی صف کے ایک ممتاز عالم دین رئیس العلماء حضرت ابو الفتح علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمتہ بھی اچانک اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ دین فروشی اور تعصب پرستی کے اس دور میں علامہ ہزاروی علیہ الرحمتہ کے چلے جانے سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کا پر ہونا محال نظر آتا ہے۔ راقم نے اس بات کو شدت سے محسوس کیا کہ ہمارے اکثر تحریر و تصنیف کرنے والے احسان فراموش ہیں۔ کتنے عظیم اکابرین اس دار فانی سے کوچ کر گئے مگر ان کے کارناموں کو منظر عام پر لانا کسی نے بھی گوارا نہ کیا۔ کہیں یہی حال علامہ ہزاروی علیہ الرحمتہ کے ساتھ بھی نہ ہو، چنانچہ اسی خدشے کے پیش نظر رات دن محنت کر کے حضرت کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی چھان بین کر کے نقش اول تیار کر ہی لیا ہے۔ فقیر کو اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا پورا پورا احساس ہے۔ امید ہے فقیر کی کوتاہیوں کو درگزر کیا جائے گا۔ جو حضرات بھی اس مقالے کا مطالعہ فرمائیں وہ مجھ بے نوا کے لیے بھی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طفیل ہم سب کو نیک بنائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین۔ دعاگو

یا اللہ　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　یا رسول اللہ

قصیدہ

در شان ذی شان جناب خواجہ قاضی غلام محمود صاحب چشتی نظامی دارالعلوم اشاعت اسلام عربیہ غوثیہ عیدگاہ جہلم

از قلم شاعر اسلام میاں محمد حسین جماعتی گلفروش وزیر آبادی (یکم جون ۱۹۴۰ء)

اللہ دی رحمت نبی دی شفقت بگڑی کل بناندی
ہوندا اللہ دا بھرا اوہدی ہر گل سنوری جاندی
عید گاہ دی جامع مسجد جہلم عجب نظارے
زینت ایس بستی والی دریا دے تک کنارے
دارالعلوم اشاعت اسلام عربیہ غوثیہ نامی
قرآن حدیث فقہ کتاباں پڑھدے لوک تمامی
چھل پھل طالباں والی ہوندی شام سویرے
آپو اپنا سبق پکا کے پاندے نے علم گھنیرے
جہلم شہر دی چرچا ہوئی عالم بن بن جاندے
استاد کوئی کسر نہ چھڈن ایسا علم پڑھاندے
کرم نوازی محمود اس دی ایس محمود تے بھاری
قاضی صاحب لقب کمالی چشتی چشمہ جاری
چڑھیا رنگ مہر علی دا حیدری نسبت والا
عالم فاضل شیر اسلامی بخشش حق تعالی
خاموش طبعیت رنداں وانگوں مہر دے پھل برساندے
سخن کلام جد فرماندے سترے بخت جگاندے

ادیب ادب دے عالم عربی فارسی اردو پنجابی
سوہنا مکھڑا نور و نوری علوی رنگ گلابی
زلفاں سر تے کنڈل مارے دل بھرماون والے
ریش نورانی مہر دے جلوے دل چمکاون والے
مرشد دا جذبہ صورت دانقشہ حق دا راہ بتاوے
نثر ترنم ایسی بولن بلبل پئی شرماوے
دین اسلام دا علم حاصل اطاعت نبی دی کردے
سادہ لباس ، سادہ زندگی دم خلق دا بھر دے
کھڑے نے پھل محمودی شاخے سبحانی مہک والے
دادے باپ دی رنگت رنگی جوبن وچہ نرالے
مظہر سبحان دا چمکے پیا حبیب الرحمن دا صدقہ
الطاف الرحمن دا چہرہ دیکھو قاضی صاحب دانقشہ
گیارھویں والے پیر دا شیدا ایہ گھرانہ نوری
وڈے ہو کے وڈیاں وانگوں پاون فیض حضوری
عمر خضر وی کر دے مولا زندہ باد سناواں
چشتی مجلس دے میں اندر گیت ماہی دے گاواں
صاحبزادیاں اتے یا رب رکھیں باپ دا سایا
تیرے در تے لکھ قصیدہ ا۔ گلفروش سنایا۔

ولادت باسعادت

رئیس العلماء مناظر اسلام ' ابوالفتح علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی بن سلطان المناظرین حضرت علامہ قاضی محمد عبدالسبحان بن فقیہ العصر مولانا محمد مظہر جمیل بن یگانہ روزگار مولانا مفتی محمد غوث رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کی ولادت باسعادت ۱۹۱۷ء میں بمقام کھلابٹ ' ہزارہ میں ہوئی

جد اعلی آپ کے جد اعلی مولانا قاضی محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کے بڑے سختی سے پابند تھے - بدعقیدہ لوگ بالخصوص وہابیوں سے آپ کو بڑی سخت نفرت تھی ' اکثر فرماتے کہ یہ ہمارے زمانہ کے خارجی ہیں - آپ مولوی اسماعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ کتاب تقویتہ الایمان کو تخریب الایمان و توہین الایمان کہا کرتے تھے - جب آپ کو والئی ریاست بھوپال نے قاضی القضاۃ (۱) کے عہدے پر فائز کیا تو ریاست کے مقامی علماء بگڑ بیٹھے کہ ایک بیرونی عالم کو اتنے اعلی منصب پر کیوں فائز کر دیا گیا ہے - انہوں نے کہا کہ ہم اس نووارد عالم دین سے مناظرہ کریں گے اگر یہ جیت گیا تو پھر اس کو اس عہدے پر فائز رکھا جائے ورنہ برطرف کیا جائے - بالآخر ریاست کے ایک سو علماء نے میٹنگ کی اور طے کیا کہ جو عالم جس علم میں ماہر ہو وہ اس علم کا سوال کرے - چنانچہ مقررہ تاریخ پر مناظرہ شروع ہوگیا - حضرت قاضی محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ان کے سوالات ختم ہوئے اور ہر ایک کو شافی و کافی جواب مل گیا تو وہ سب قدموں پر گر گئے - اور کہنے لگے کہ تم مولوی نہیں ہو ' صاحب کشف و کرامت ولی اللہ ہو -

آپ ایک بے مثال مناظر بھی تھے ' باطل فرقوں کے سرغنوں کے ساتھ آپ نے کئی کامیاب مناظرے بھی کئے تھے - آپ صاحب تصنیف بھی تھے ' چند تصانیف کے نام یہ ہیں -

۱- رد تقویتہ الایمان فارسی ۲- تاریخ وہابیہ ہندوستان ۳- نظم مائتہ عامل وغیرھم

آپ کا درس و تدریس کا حلقہ بہت وسیع تھا - آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ تھی آپ نے تین سال مدینہ منورہ میں بھی درس دینے کی سعادت حاصل کی تھی - درس و تدریس کے علاوہ دور دراز سے آئے ہوئے سوالات کے جوابات بھی دیا کرتے تھے -

جد امجد آپ کے جد امجد حضرت مولانا مفتی مظہر جمیل علیہ الرحمتہ بھی اپنے دور کی جامع الصفات شخصیت تھی آپ علم فقہ میں ماہر اور ظاہری و باطنی کمالات کے حامل تھے آپ ایک بلند پایہ مناظر بھی تھے ' چند مناظروں کی روئیداد کتاب " فیوضات غوثیہ " میں دیکھی جاسکتی ہے - آپ جب وعظ کہنا شروع کرتے تو سامعین دھاڑیں مار مار کر روتے تھے ' آپ نے روحانیت کی منازل غوث زماں حضرت قبلہ قاضی سلطان محمود علیہ الرحمتہ (آوان شریف گجرات) سے طے کیں تھیں - آپ کا حلقہ درس بہت وسیع تھا اور آپ کے تلامذہ کی تعداد بھی اچھی خاصی تھی -

والد ماجد رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمتہ کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا قاضی محمد عبدالسبحان علیہ الرحمتہ علوم عقلیہ و نقلیہ کے بحر ذخار اور مناظر اسلام تھے - آپ کی ساری زندگی درس و تدریس ' تصنیف و تالیف اور مسلک اہل سنت کی حمایت میں گزری - آپ بھی سلسلہ عالیہ قادریہ میں غوث زماں حضرت قبلہ قاضی سلطان محمود قدس سرہ (آوان شریف گجرات) سے بیعت تھے - آپ فن مناظرہ کے ماہر کامل تھے ' صرف ایک ہی بات میں مد مقابل کو لاجواب کر دیا کرتے تھے ' آپ کی تبلیغی خدمات ناقابل فراموش ہیں ' آپ نے صرف مدرسہ ' خانقاہ اور مسجد کے اندر بیٹھ کر درس و تدریس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ قریہ قریہ اور شہر شہر گھوم پھر کر فرق باطلہ کے علماء کو حق کی طرف بلایا اور ان سے مناظرے کر کے ان کو لاجواب اور خاموش کر دیا آپ نے قادیانیوں ' مرزائیوں ' چکڑالویوں ' وہابیوں ' دیوبندیوں اور غیر مقلدین کے علماء کے ساتھ کامیاب مناظرے کئے - آپ کی

تصانیف میں مندرجہ ذیل کتابوں کے نام ملتے ہیں -

۱ - فائض الانوار شرح معانی الاثار

۲ - مواہب الرحمن فی اغلاط جواہر القرآن

۳ - الحق المبین فی شرح متن متین

۴ - رد منکرین سنت

۵ - رد کتاب الوسیلہ لابن تیمیہ حرانی

۶ - فتاوی قادریہ

۷ - انوار الاتقیاء فی حیوۃ الانبیاء

۸ - سوی الصراط فی تحقیق حیلۃ الاسقاط

ان کے علاوہ تقریبا چوبیس کتابوں کے حواشی اور شروح لکھی ہیں جو زیادہ عربی میں ہیں اور غیر مطبوعہ ہیں -

آپ کے مشاہیر تلامذہ میں مندرجہ ذیل اصحاب قابل ذکر ہیں -

۱ - مولانا قاضی عبدالنبی کوکب علیہ الرحمتہ لاہور

۲ - مناظر اسلام مولانا عنایت اللہ صاحب علیہ الرحمتہ سانگلہ ہل

۳ - سید حامد علی شاہ گجراتی - حال خطیب گجرات

۴ - مولانا غلام رسول خطیب کوٹ نجیب اللہ

۵ - صاحبزادہ مولانا مسعود الحسن شاہ چورہ شریف

۶ - مولانا عبدالغفور الوری حال خطیب لاہور

آپ کی وفات حسرت آیات ۱۲ شوال المکرم ۱۳۷۷ھ شب جمعہ مطابق ۲ مئی ۱۹۵۸ء کو ہوئی - (انا للہ وانا الیہ راجعون) (۲)

تعلیم و تربیت آپ نے تقریبا چار سال کی عمر میں ملاں تناول صاحب علیہ الرحمتہ اور حکیم فضل الرحمن علیہ الرحمتہ سے قرآن مجید ناظرہ پڑھا - اور کتب دینیہ کی ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد مناظر اسلام حضرت علامہ قاضی محمد عبدالسبحان ہزاروی

علیہ الرحمتہ سے حاصل کی - کچھ کتابیں مولانا قطب الدین خور غشتوی علیہ الرحمتہ اور دارالعلوم حزب الاحناف میں مولانا محمد امین علیہ الرحمتہ سے پڑھیں پھر مدرسہ خیر آبادیہ دہلی (ہندوستان) میں مولانا عبدالجلیل ٹونکی سے شرح تجرید جدید للقوشجی ' الق المبین ' فصوص الحکم ' نقد النصوص ' اخلاصات ' قباصات اور ایماضات وغیرہ کتب کا درس لیا - حدیث شریف کی بعض کتب اپنے والد ماجد اور بعض مدرسہ خیر آبادیہ دہلی میں پڑھ کر وہیں سے ۱۹۴۶ء میں سند فراغت حاصل کی - ۱۹۵۸ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فاضل عربی اور ۱۹۶۰ء میں فاضل فارسی کے امتحانات نمایاں حیثیت سے پاس کیے ' بعدہ محکمہ اوقاف کا درجہ اول کا امتحان بھی پاس کیا -

تدریسی خدمات رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمتہ کی تدریسی خدمات ناقابل فراموش ہیں - آپ نے خیبر سے کراچی تک مختلف دینی مدارس میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے - تدریسی زندگی کا آغاز اپنے آبائی گاؤں کھلابٹ سے کیا پھر پانچ سال دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ میں پڑھاتے رہے - کچھ عرصہ دارالعلوم اہل سنت و جماعت غلہ منڈی پاکپتن شریف میں ' اور کچھ مدت جامعہ حنفیہ اشرف المدراس اوکاڑہ میں صدر مدرس کی حیثیت سے تدریسی خدمات سرانجام دیں - تقریبا دس سال دارالعلوم اہل سنت و جماعت جہلم میں مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دیں - اور پھر جہلم ہی میں اپنا ایک جامعہ اشاعت الاسلام عربیہ غوثیہ کے نام سے مدرسہ کی بنیاد رکھی اور تقریبا آٹھ سال تک اس کے جملہ انتظامات اور تدریسی فراض سرانجام دیتے رہے -

دو سال جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں شیخ القرآن و شیخ التفسیر کی حیثیت سے تدریسی کام کیا - عمر کے آخری حصے میں جامعہ صدیقیہ فیض العلوم ہری پور ہزارہ کا سنگ بنیاد رکھا اور آخری دم تک سرپرستی فرماتے رہے - ادارہ کی تعمیر ابھی جاری ہے -

تقریری خدمات حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمتہ فن

خطابت کی بھی شہسوار تھے۔ تقریر ہمیشہ علمی اور مدلل فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے طالب علمی کے دور سے ہی خطابت شروع کر دی تھی۔ تقریباً اٹھارہ سال جامعہ مسجد عید گاہ جہلم میں' ایک سال جامع مسجد غوثیہ مری میں' چھ ماہ جامع مسجد واہ فیکٹری میں کچھ عرصہ فوارہ مسجد ہری پور میں' تقریباً دو سال جامع مسجد غلہ منڈی پاکپتن شریف میں' تقریباً دو سال لاہور میں اور دس سال جامع مسجد گلزار مدینہ حسن ابدال میں' آخری چھ ماہ اپنی جامع مسجد صدیقیہ فیض العلوم ہری پور میں امامت و خطابت اور تبلیغ و ارشاد کے منصب پر فائز رہے۔ علاوہ ازیں تبلیغ و اشاعت دین کی خاطر مختلف مذہبی' تبلیغی جلسوں میں شمولیت کی غرض سے کئی اطراف و اکناف کے دورے بھی کیے تھے۔ آپ کی تقاریر کی تقریباً ایک سو کیسٹیں محفوظ ہیں۔

مناظرانہ خدمات رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمتہ اپنے والد گرامی حضرت مناظر اسلام مولانا قاضی عبدالسبحان کھلابٹی علیہ الرحمتہ کے ہمراہ تقریباً ہر مناظرے میں رہے اور اکثر کتابیں اٹھا اٹھا کر والد گرامی کی خدمت میں آپ ہی پیش کرتے تھے اور پھر والد گرامی علیہ الرحمتہ کے تمام مناظروں کو آپ نے کتابی صورت میں مرتب کر کے شائع کرا دیا تھا۔ گویا فن مناظرہ آپ کو اپنے والد گرامی علیہ الرحمتہ سے وراثت میں ملا تھا۔ آپ بھی زبردست مناظر تھے' اکثر فرق باطلہ کے علماء آپ سے خائف رہتے تھے اور آپ کے سوالات کے جوابات دینے سے گھبراتے تھے۔ آپ اکثر تحریری مناظرہ کرتے تھے'

آپ نے کئی بار مخالفین اہل سنت کو تحریراً و تقریراً دعوت مناظرہ دی کہ:

"اگر کسی کے پاس اپنے فرقہ یا مسلک کے حق ہونے کے دلائل ہیں تو وہ ہمارے ساتھ گفتگو کریں' انشاء اللہ تعالیٰ ساری حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی اگر ایسا نہیں کرسکتے تو پھر ہمارا مسلک حق ہے' اسے قبول کیا جائے یا پھر اس کی مخالفت بند کی جائے۔" (۳)

تصنیفی خدمات آپ ایک بلند پایہ مفتی' بے مثال مناظر' بہترین مقرر اور دیگر

اوصاف کے علاوہ آپ کثیر التصانیف بزرگ تھے' آپ کو اگر بحر تصنیف و تالیف کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ عدیم الفرصتی کے باوجود آپ نے تصنیف و تالیف کی طرف خاص توجہ دی اور سینکڑوں کتابیں تصنیف کیں۔ آپ کی لائبریری میں لاکھوں روپے کی مالیت کی عربی' فارسی' اردو اور پنجابی کی بہت سی کتابیں موجود ہیں' کتابوں کا یہ عظیم ذخیرہ آپ کے ذوق مطالعہ کی عکاسی کرتا ہے۔ تمام لائبریری آپ نے اپنی محنت اور لگن سے بنائی ہے حضرت قاضی صاحب علیہ الرحمتہ کے خادم مولوی رب نواز ہزاروی زید مجدہ کہتے ہیں کہ حضرت ہزاروی علیہ الرحمتہ تصنیف و تالیف کا کام بھی لائبریری ہی میں بیٹھ کر کرتے تھے اور جب لکھنے بیٹھتے تو پھر قلم رکھنے کا نام نہ لیتے تھے۔ آپ کی تمام تصانیف علمی' تحقیقی اور لاجواب ہیں۔ آپ کی تصنیفی اور تالیفی خدمات کی غیر حتمی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

تصنیفات (مطبوعہ)

نمبر شمار	تصنیفات	مقام اشاعت
۱۔	فیوضات غوثیہ	جہلم
۲۔	ستائیس (۲۷) مناظرے	جہلم
۳۔	ترجمہ اجابتہ الغوث	جہلم
۴۔	نماز پڑھنے کے فائدے اور نہ پڑھنے کے نقصانات	جہلم' لاہور' حیدر آباد
۵۔	فتنہ خارجیت	لاہور
۶۔	معلومات قرآن حصہ اول	حسن ابدال
۷۔	معنی محمود	جہلم
۸۔	منتخب النفائس	جہلم
۹۔	فضائل رمضان	لاہور
۱۰۔	سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دو حصے	جہلم' حیدر آباد' لاہور

۱۱۔ نسخہ شفاء در معجزات مصطفے — جہلم، لاہور
۱۲۔ فضائل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ — لاہور، حیدر آباد
۱۳۔ حدیث نور — لاہور
۱۴۔ فضائل ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا — لاہور، نارووال، حیدر آباد
۱۵۔ الحق الصریح فی عدد رکعات التراویح — لاہور
۱۶۔ ارغام العنید فی مسئلہ التقلید — حیدر آباد
۱۷۔ سماع الحبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم من البعید والقریب — لاہور
۱۸۔ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت کے اسباق — لاہور، جہلم، حیدر آباد
۱۹۔ توضیح کلمات اللہ فی تفسیر وما اھل اللہ بہ لغیر اللہ — جہلم
۲۰۔ خوف خدا — حیدر آباد
۲۱۔ عمدہ الاصول فی حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم — جہلم
۲۲۔ مسجد میں ذکر و اذکار — جہلم
۲۳۔ ملفوظات محمودیہ — جہلم
۲۴۔ دعوت حق — لاہور

مندرجہ ذیل علمی اور تحقیقی مقالات ماہنامہ القول السدید لاہور کے مختلف شماروں کی زینت بنے جو نظریاتی اور اعتقادی دنیا میں اپنی مثال آپ ہیں۔

۲۵۔ تفسیر القرآن
۲۶۔ درس حدیث
۲۷۔ درس تصوف (۴)
۲۸۔ مصطفے جان رحمت پہ لاکھوں سلام (۵)
۲۹۔ سیرت مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم
۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تین بنیادی حقوق

۳۱۔ عید میلاد شریف
۳۲۔ بیان میلاد شریف
۳۳۔ قبر انور، کعبہ اور عرش سے افضل ہے
۳۴۔ خصوصیات مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم
۳۵۔ صحابہ کرام کے فضائل
۳۶۔ شان اہل بیت عظام
۳۷۔ خلیفہ اول امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۸۔ خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۹۔ خلیفہ سوم امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۰۔ خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم
۴۱۔ حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۲۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۳۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم
۴۴۔ میلاد شریف اور من گھڑت روایات
۴۵۔ سیرت غوث اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۴۶۔ کرامات غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۷۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمتہ اور فقہ حنفی
۴۸۔ فقہ حنفی پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ
۴۹۔ فقہ حنفی پر مستشرقین کے اعتراضات کا تنقیدی جائزہ
۵۰۔ حضرت امام غزالی علیہ الرحمتہ
۵۱۔ حضرت جلال الدین سیوطی علیہ الرحمتہ
۵۲۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمتہ
۵۳۔ جنگ بدر

۵۴۔ فلسفہ معراج

۵۵۔ شب معراج میں مشاہدہ اقوام

۵۶۔ فضائل عاشورہ

۵۷۔ المکتہ المکرمتہ

۵۸۔ بدعت کی تعریف اور اس کی اقسام

۵۹۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ

۶۰۔ اعلی حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمتہ

۶۱۔ بے پردگی کی شرعی حیثیت

۶۲۔ شب برات اور اس کے نوافل

۶۳۔ مسلمان امت واحدہ ہیں

۶۴۔ اعتکاف کے احکام و مسائل

۶۵۔ قربانی کی تاریخی اور شرعی حیثیت

۶۶۔ تذکرہ صوفی اللہ دتا رحمتہ اللہ علیہ

۶۷۔ "عورت کی حکمرانی" کی شرعی حیثیت

۶۸۔ رد تفسیر جیبی

۶۹۔ اسلامی اجتہاد اور جدیدی سائینسی ایجادات

۷۰۔ پردہ نسواں کی اہمیت ازروئے عقل و شریعت

۷۱۔ طاہرالقادری اور دشمنان رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

۷۲۔ طاہر القادری اور تحریف قرآن

۷۳۔ علماء و طلباء کے لیے زریں نصائح

۷۴۔ ذہانت و ذکاوت کی باتیں

۷۵۔ نام و نمود اور دکھاوے کی مذمت

۷۶۔ مفتی سعودی عرب کی علمی پسماندگی

۷۷۔ نصراللہ بجواب دلائل امیر حذب اللہ

۷۸۔ مسٹر شاکر رضوانی کی بکواسات کا رد بلیغ

۷۹۔ مرزا طاہر کے مباہلے کا جواب

تصنیفات (غیر مطبوعہ) مندرجہ ذیل تصنیفات ہنوز غیر مطبوعہ ہیں۔ سنی اشاعتی ادارے آگے بڑھیں اور ان لاجواب نگارشات کو منظر عام پر لاکر ثواب دارین حاصل کریں۔

۷۹۔ فضائل درود شریف

۸۰۔ فضائل قرآن شریف

۸۱۔ فضائل حج

۸۲۔ فضائل ذکر

۸۳۔ حکایات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین (۲)

۸۴۔ دین و دنیا کی معلومات کا خزانہ

۸۵۔ عقائد اسلامیہ

۸۶۔ شرح رسالہ ایمان کامل

۸۷۔ اتحاد و افتراق

۸۸۔ مسئلہ رفع یدین

۸۹۔ طاہر القادری کے خیالات کا رد

۹۰۔ رد مودودیت

۹۱۔ راہ اعتدال

۹۲۔ جواز نکاح سیدہ باغیر سید

۹۳۔ فضل خدا بطفیل اولیاء

۹۴۔ مسئلہ سماع موتیٰ

۹۵۔ منافقت کا پردہ چاک

۹۶۔ مجموعۃ التفاسیر من کلام الشیخ الکبیر

۹۷۔ نسخ کتاب و سنت

۹۸۔ تحقیق اوقات نماز ظہر و عصر

۹۹۔ عصر حاضر میں اجتہاد کی ضرورت

۱۰۰۔ فتاوی محمودی

۱۰۱۔ علماء دیوبند کی عقائد میں تضاد بیانی

۱۰۲۔ دو اہم مسائل

۱۰۳۔ عقائد اہل سنت و جماعت

۱۰۴۔ اعلی حضرت بریلوی قدس سرہ اور علماء دیوبند کی کفریہ عبارات

۱۰۵۔ ایک عالم دین کی غیر محققانہ قرآنی تفسیر

۱۰۶۔ الصلوۃ بر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم

۱۰۷۔ جواز حیلہ اسقاط

۱۰۸۔ ڈرامائی طلاق کی شرعی حیثیت

۱۰۹۔ بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے

۱۱۰۔ نعرہ تحقیق

۱۱۱۔ ایک غلط فہمی کا ازالہ

۱۱۲۔ مسئلہ قصاص و دیت

۱۱۳۔ ایصال ثواب

۱۱۴۔ مسئلہ اشارہ بالسبابہ کے بارے میں تحقیق

۱۱۵۔ مسئلہ طلاق ثلاثہ

۱۱۶۔ علم انسانیت کا امتیاز ہے

۱۱۷۔ چہار مسئلہ

۱۱۸۔ طلاق ثلاثہ کی شرعی حیثیت

۱۱۹۔ تحقیق نعرہ حیدری

۱۲۰۔ صبح صادق کے وقت کے تعین کے بارے میں تحقیق

۱۲۱۔ غنیۃ الطالبین غوث اعظم قدس سرہ ہی کی تصنیف ہے

۱۲۲۔ بدمذہبوں سے میل جول حرام ہے

۱۲۳۔ لفظ اہل بیت کی تحقیق

۱۲۴۔ مولانا کوثر نیازی کی غلط فہمی کا ازالہ

۱۲۵۔ محمود شاہ کی غلط بیانی

۱۲۶۔ مجدد اعظم کے خلیفہ اعظم

۱۲۷۔ کچھ یادیں اور کچھ باتیں

۱۲۸۔ رد رافضیت

۱۲۹۔ غیر مسلموں سے میل جول کی شرعی حیثیت

۱۳۰۔ مسئلہ حاضر و ناظر

۱۳۱۔ مدینہ المنورہ کو یثرب نہیں کہنا چاہیے

۱۳۲۔ سترہ علمی سوالات کے جوابات

۱۳۳۔ علم و معرفت

۱۳۴۔ سفر نامہ حرمین شریفین

۱۳۵۔ غرائب القرآن

۱۳۶۔ معلومات قرآن حصہ دوم

بیعت و خلافت رئیس العلماء مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت پیر غلام محی الدین المعروف بابوجی علیہ الرحمتہ (گولڑہ شریف) اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت پیر غلام محی الدین نقشبندی علیہ الرحمتہ۔ (نیاریاں شریف آزاد کشمیر) کی طرف سے خلافت کا شرف حاصل تھا۔ جبکہ سلسلہ عالیہ قادریہ اور سہروردیہ میں اپنے والد گرامی' مناظر

اسلام حضرت علامہ مولانا قاضی محمد عبدالسبحان ہزاروی علیہ الرحمتہ سے بیعت و خلافت کا شرف حاصل تھا۔

زیارت حرمین شریفین فروری ۱۹۷۰ء میں آپ حج بیت اللہ شریف اور گنبد خضراء کی زیارت سے مشرف ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حضرت سلمان فارسی، حضرت ابو سفیان، حضرت عثمان غنی رضوان اللہ عنہم اجمعین اور دیگر صحابہ کرام کے قدیم مکانات کی زیارت بھی کی۔

حضرت اماں حوا علیہ السلام، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسماعیل ابن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مزارات پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔ اس کے علاوہ مقام بدر، غار حرا، غار ثور وغیرہ کی زیارت بھی فرمائی۔ آپ کو جنت البقیع میں جا کر خستہ مزارات دیکھ کر بڑا دکھ ہوا، وہاں بھی فاتحہ پڑھی۔

آپ تبرکات میں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تلوار و میان، حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لکڑی کا تالا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن پاک کا نسخہ اور دیگر تبرکات کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

مولانا رب نواز صاحب ہزاروی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت رئیس العلماء علیہ الرحمتہ نے تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا کہ "مدینۃ المنورۃ میں قیام کے دوران حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس ناچیز پر خاص کرم فرمایا اور خواب میں اپنی زیارت کا شرف بخشا اس وقت حضرت بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمتہ بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

اولیائے کرام سے عقیدت: حضرت قبلہ ہزاروی علیہ الرحمتہ کو

اولیائے کرام سے خاص انس تھا، ویسے تو تمام اولیا کرام کے عقیدت کیش تھے مگر حضرت غوث اعظم، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ اور اعلیٰ حضرت بریلوی، حضرت غور غشتوی، حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، غوث زماں حضرت قاضی سلطان محمود صاحب اعوان شریف والے، حضرت سائیں چپ صاحب اور علامتہ الدھر حضرت قبلہ قاضی محمد عبدالسبحان کھلابٹی (والد محترم قبلہ قاضی صاحب علیہ الرحمتہ) سے از حد عقیدت و محبت تھی، ایک مرتبہ عرس مبارک کے موقع پر سرہند شریف بھی گئے تھے، اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے بارے میں آپ نے چند کتابیں بھی لکھی ہیں اپنے ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی شخصیت کمال قدرت کا نمونہ تھی اور آپ تمام علوم کے جامع تھے۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ سے عقیدت اس قدر تھی کہ ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو گیارھویں شریف کرتے تھے۔

عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

حضرت ہزاروی قدس سرہ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھے، اہلسنت کے عقائد اور اتباع شریعت میں اس قدر مضبوط اور سخت تھے کہ شریعت کے خلاف کوئی عمل اہل سنت کے عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ آپ کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔ آپ کی ساری زندگی شریعت مطہرہ پر عمل کرنے میں گزری، آپ بدمذہبوں کی چاپلوسی خوشامد اور ان کے ساتھ میل جول کو دین مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت قرار دیتے تھے۔

مشاہیر تلامذہ: حضرت علامہ ہزاروی قدس سرہ کی ساری زندگی درس و تدریس میں گزری اسی لیے آپ کے تلامذہ کا سلسلہ بھی نہایت وسیع ہے۔ تاہم یہاں چند مشاہیر تلامذہ کے نام درج کیے جاتے ہیں:۔

۱۔ مولانا گل رحمان ہزاروی — راولپنڈی

۲۔ مولانا محمد یعقوب ہزاروی — راولپنڈی

۳۔ مولانا محمد ایوب ہزاروی	انگلینڈ
۴۔ مولانا عنایت احمد لاہوری	لاہور
۵۔ مولانا حافظ محمد انور	لاہور
۶۔ مولانا احمد یار صاحب	صدر مدرس اشرف المدارس اوکاڑہ
۷۔ مولانا محمد حسین لالہ موسی	حال مدرس اوکاڑہ سکول
۸۔ مولانا خادم حسین درابی	چکوال
۹۔ حافظ صغیر احمد گجراتی	انگلینڈ
۱۰۔ قاری محمد یوسف کشمیری	انگلینڈ
۱۱۔ صوفی محمد نجیب جہلمی	انگلینڈ
۱۲۔ مولانا عبدالحمید جہلمی	لیبیا
۱۳۔ مولانا محمد اسحاق تنولی	شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ کراچی
۱۴۔ صاحبزادہ پیر علاؤالدین صدیقی	نیاریاں شریف آزاد کشمیر
۱۵۔ مولانا ظہور احمد جلالی	اسلام گڑھ (اکال گڑھ) آزاد کشمیر
۱۶۔ مولانا محمد صدیق ہزروی	لاہور
۱۷۔ صوفی محمد حنیف صاحب	جہلم
۱۸۔ مولانا الف دین صاحب	جہلم
۱۹۔ مولانا محمد بشیر صاحب	جہلم
۲۰۔ مولانا محمد ارشد صاحب	انگلینڈ
۲۱۔ مولانا محمد حبیب الرحمن محبوبی	برطانیہ
۲۲۔ حضرت مولانا سید عابد حسین شاہ صاحب	
۲۳۔ مولانا محمد رشید صاحب نقشبندی	لاہور
۲۴۔ مولانا دلشاد حسین قادری	مقیم حال انگلینڈ
۲۵۔ حکیم محمد مظفر صاحب	عمر چک نزد لالہ موسیٰ

۲۶۔ مولانا حافظ اللہ لوک صاحب	مہتمم جامعہ اسلامیہ لاثانیہ سیدوال سیالکوٹ
۲۷۔ مولانا محمد شریف ہزاروی	گوجرانوالہ
۲۸۔ مولانا غلام فرید صاحب ہزاروی	گوجرانوالہ
۲۹۔ مولانا محمد بخش	خطیب جامع مسجد فوارہ والی ہری پور
۳۰۔ مولانا غلام ربانی	مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور
۳۱۔ صوفی محمد مسکین	مظفر آباد
۳۲۔ مولانا غلام امیر حمزہ	مدرس اسلام آباد
۳۳۔ مولانا احمد دین	خطیب جامع مسجد منگلا
۳۴۔ مولانا امیر خاں	خطیب جہلم وغیرہم (۷)

روحانی اولاد کے علاوہ آپ کے دو صاحبزادے، صاحبزادہ حبیب الرحمن اور صاحبزادہ الطاف الرحمن ہیں۔

القابات: رئیس العلماء حضرت غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمتہ کی حق گئی، صداقت اور علمیت سے معاصرین علماء کرام بے حد متاثر تھے اور آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے، چنانچہ آپ کی لائبریری میں آپ کے نام مختلف علماء کرام کے مکتوبات دیکھنے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ معاصرین علماء کرام نے آپ کو عظیم القابات و خطابات سے نوازا ہے۔ اس سے حضرت علیہ الرحمتہ کی علمی برتری ثابت ہو جاتی ہے، چند القابات و خطابات ملاحظہ فرمائیں۔

غوث زماں، قدوۃ العلماء، یکتائے روزگار، عظیم المرتبت، جامع شریعت وطریقت، بدرالفضلاء الملت، استاذ العلماء، فرید العصر، وحید الدھر، علامتہ الفہامہ، شیخ القرآن و الحدیث، جامع کمالات معنویہ وصوریہ، رئیس العلماء، فخرالفضلاء، زبدۃ الکملاء، جامع معقول و منقول، حاوی فروع و اصول، محقق ابن محقق، مدقق ابن مدقق، مناظر اسلام، روشن چراغ، محسن اہل سنت، ممتاز سکالر، شعلہ بیان مقرر، مرد کامل،

درویش باعمل، بہترین مدرس، عظیم مناظر، بلند پایہ مفتی، عظیم مصنف، عالم ربانی، عارف حقانی، مینار نور، وغیرہ وغیرہ۔

ماہنامہ القول السدید لاہور

ادارہ غوثیہ رضویہ نے جب ماہنامہ القول السدید لاہور کا اجراء کیا اور حضرت قبلہ ہزاروی علیہ الرحمتہ کے مقالات رسالے کی زینت بننے لگے تو علماء اہل سنت آپ کے تحقیقی اور علمی مقالات دیکھ کر دنگ رہ گئے اسی حیرت کے عالم میں جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب، حضرت ہزاروی علیہ الرحمتہ کے نام ایک خط میں یوں لکھتے ہیں۔

"ہم لوگ عصر حاضر کے رسالے پڑھتے ہیں دل خوش ہو جاتا ہے کہ اپنے لکھ رہے ہیں۔ مگر آپ کے مضامین میں جو علمی گہرائی اور دلائل سے بھرپور مواد ملا اس سے دل کو اطمینان ہوا کہ الحمد اللہ ابھی علمائے اہل سنت میں علمی تحقیق سے لکھنے والے موجود ہیں۔ میں آپ کی اس مساعی جمیلہ کو ہدیہ تحسین پیش کرتا ہوں۔ (۷)

جامعہ صدیقہ فیض العلوم کا قیام

حضرت قبلہ ہزاروی علیہ الرحمتہ ایک درویش منش انسان تھے، وہ دنیا سے اکثر بے نیاز رہتے تھے ان کا خیال تھا کہ کوئی ایسا کام کیا جائے جو صدقہ جاریہ ہو اور وہ میری نجات کا ذریعہ بن جائے، چنانچہ مسجد اور مدرسہ تعمیر کرنے کی فکر میں پڑ گئے اور جگہ تعین کرنے لگے، پہلے خیال تھا کہ کوٹلی آزاد کشمیر میں جگہ خرید لی جائے، کبھی فرماتے کہ جہلم میں ہی کام کیا جائے یا پھر حسن ابدال کے قریب جگہ خرید لی جائے اور کام شروع کیا جائے مگر مرضی مولیٰ از نمہ اولیٰ کے مطابق ۱۹۸۸ء کے آواخر میں ہری پور سے تقریباً" ڈیڑھ میل دور خانپور روڈ پر ٹیلی کم سٹاف کالج کے بالمقابل دو کنال زمین خریدی اور کچھ مقامی لوگوں نے عطیہ کے طور پر دے دی اس کے بعد یہاں جامعہ مسجد صدیقیہ اور مدرسہ فیض العلوم کی تعمیر شروع کر دی اور حضرت صاحب علیہ

الرحمتہ نے تقریباً دو لاکھ روپے ذاتی خرچ کیے اور ساتھ ہی مسجد کے بائیں طرف اپنی آخری آرام گاہ کے لیے جگہ تعین کر دی تھی۔ اب آپ کے وصال کے بعد مسجد مدرسہ اور آپ کے مزار کی تعمیر انشاء اللہ العزیز جلد ہی پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔

ارشادات

آپ کے ارشادات و ملفوظات سینکڑوں کی تعداد میں ہیں یہاں افادہ عام کے لیے آپ کی تصانیف میں سے بطور نمونہ مشتے از خروارے صرف چند ارشادات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ ایم اے عربی یا ایم اے انگریزی یا ڈاکٹری ہیں تو بڑے مشکل کورس مگر جب لوگوں کو ان کے فائدوں پر نظر ہوتی ہے جو یہ کورس کر لینے کے بعد حاصل ہوتے ہیں تو پھر ان کو مشکل سمجھ کر چھوڑ نہیں دیتے بلکہ کمر ہمت باندھ کر ان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتے ہیں پھر جس کا جیسا ذہن اور جتنی محنت ہوتی ہے اسی کے مطابق امتحانوں میں نمبر اور کامیابی کے درجے حاصل ہوتے ہیں کوئی سیکنڈ تو کوئی فسٹ آتا ہے اور پھر کوئی ضلع بھر میں فسٹ اور کوئی ڈویژن میں فسٹ اور کوئی تمام یونیورسٹی میں فسٹ آتا ہے۔ یونہی یہ روحانی کورس ہیں اگر انسان قرآن کے بتائے ہوئے فائدوں کو دنیا کے بتائے ہوئے فائدوں سے کم نہیں سمجھتا اور صرف زبانی ہی خدا کو نہیں مانتا بلکہ اس کے دل کی گہرائیوں میں بھی ایمان موجود ہے تو پھر وہ ان روحانی کورسوں کے لیے بھی ضرور جدوجہد کرے گا اور جیسے یہاں دنیاوی امتحانوں میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ مجھے اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل ہو ایسے ہی ان روحانی کورسوں میں یہ خواہش ہونی چاہیے۔

۲۔ افراط و تفریط کی راہوں سے ہٹ کر کتاب و سنت، اجماع امت کی متعین کردہ راستے پر چلنا ہی نجات کا ضامن ہو سکتا ہے۔

۳۔ اسلام انسان کی حیوانی اور روحانی دونوں ضرورتوں کو نہایت عمدہ طریقے سے پورا کرتا ہے۔

۴ ۔ دین اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے کلمہ طیبہ کو علمی اور اعتقادی درجہ حاصل ہے جبکہ نماز روحانی اور عملی فضیلت کی حامل ہے۔

۵ ۔ فتنہ و فساد سے پرہیز، لڑائی جھگڑے سے اجتناب اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

۶ ۔ اعلیٰ صفات انسانی میں سے یہ ہے کہ کسی بڑے، چھوٹے، اپنے پرائے کا لحاظ کئے بغیر حق بات کہے۔

۷ ۔ خدا و مصطفےٰ جل جلالہ، صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نافرمانوں کے ساتھ یارانہ، دوستی گانٹھنے کی بجائے ان سے اجتناب اور پرہیز کرو۔

۸ ۔ کسی کے خوف یا طمع کی وجہ سے حق بات کا چھپانا حرام ہے۔

۹ ۔ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائے جو سب سے بہتر ہو۔

۱۰ ۔ مرشد، استاد اور ماں باپ کا ادب ہونا چاہیے، چاہے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی ہوں مگر مرید، شاگرد اور اولاد کو کبھی کسی حالت اور کسی بات پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہمیشہ باادب رہنا چاہیے ورنہ فیض نہ پائے گا۔

۱۱ ۔ میرے بھائیو! ہم ایک نازک دور سے گزر رہے ہیں اپنے عقائد اور ایمانوں کی حفاظت کرو۔

۱۲ ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حلیہ مبارک ہر وقت اور بالخصوص رات کو سوتے وقت سامنے رکھو۔

۱۳ ۔ قرآن و سنت اور کتب تصوف بالخصوص احیاء العلوم یا کیمیائے سعادت کا مطالعہ کرو۔

۱۴ ۔ جو لوگ رافضیوں کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں ان کی نیازیں کھاتے ہیں یا جو تفضیلی ہیں یا جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنے والوں کے ساتھ اختلاط رکھتے ہیں وہ دکھلاوے کے سنی بریلوی ہیں حقیقت میں رافضی ہی ہیں۔

۱۵ ۔ جو لوگ وہابیوں، دیوبندیوں کے ساتھ میل جول، اختلاط رکھتے ہیں وہ بھی

دکھلاوے کے سنی ہیں اصل میں وہابی ہی ہیں۔

۱۶ ۔ اگرچہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت پر سال کے ہر دن اور ہر لمحہ خوشی منانا جائز ہے لیکن یوم میلاد کو خاص ترجیح ہے۔

۱۷ ۔ اپنے پرانے کپڑے اپنے سر پر گھما کر غریبوں کو دے دیا کرو، اس طرح کئی مصیبتیں اور بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

۱۸ ۔ بد عمل و بد عقیدہ اور بے ادب لوگوں سے بچو

۱۹ ۔ بری مجلسوں سے پرہیز کرو

۲۰ ۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کیا کرو۔

۲۱ ۔ قرآن پاک کی تلاوت کو اپنا روزانہ کا معمول بناؤ۔

۲۲ ۔ درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔

۲۳ ۔ حلال روزی تلاش کرو اور حرام سے بچو۔

۲۴ ۔ علماء فقراء کی مجلسوں میں باادب ہو کر جایا کرو۔

۲۵ ۔ کسی عالم دین سے ضرور رابطہ قائم رکھو اور ان سے دینی معلومات حاصل کر کے رہا کرو۔

۲۶ ۔ ترجمہ قرآن پاک ضرور پڑھو۔

۲۷ ۔ حدیث و فقہ کی کوئی سی کتاب بھی ضرور پڑھو۔

۲۸ ۔ داڑھیاں سنت کے مطابق رکھو جو کہ کم از کم ایک مٹھی بھر ہے۔

۲۹ ۔ سر پر انگریزی بال نہ رکھو بلکہ زلفیں رکھو۔

۳۰ ۔ ہمیشہ سچ بولو اور جھوٹ سے بچو۔ بغض اور حسد سے بھی پرہیز کرو۔

۳۱ ۔ چست لباس نہ پہنو بلکہ سنت کے مطابق ڈھیلا ڈھالا لباس اختیار کرو۔

۳۲ ۔ سنت نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نفرت نہ کرو بلکہ اس کی اتباع کرو کہ اسی میں دونوں جہانوں کی فلاح ہے۔

۳۳ ۔دنیا میں صراط مستقیم کا پہچاننا ہی سب سے بڑا علم اور کامیابی ہے اور اس کی پہچان میں غلطی ہونے سے اقوام عالم تباہ ہوتی ہیں ۔

۳۴ ۔نماز ہی وہ عمل عظیم ہے جو اسلام کے تمام عقائد واعمال کا جامع ترین نمونہ ہے ۔

۳۵ ۔نعرہ حق چار یار کہنے سے رافضیت اور خارجیت دونوں کا ابطال ہوتا ہے ۔

۳۶ ۔علماء کی محافل میں بیٹھنا ' انکی گفتگو سننا اور اہل اللہ فقراء کی مجالس میں حاضری دینا بہت ہی مفید بات ہے ۔

معمولات :۔ حضرت رئیس العلماء قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمتہ کے اکثر معمولات میں سے کچھ درج ذیل ہیں ۔

۱ ۔ اکثر باوضو رہتے اور ہر نماز تازہ وضو سے ادا کرتے تھے ۔

۲ ۔ کھانا ہمیشہ زمین پر بیٹھ کر تناول فرماتے تھے ۔

۳ ۔ جب چلتے تو قدم آہستہ آہستہ اٹھاتے اور نگاہیں نیچی رکھتے تھے ۔

۴ ۔ جب لکھنے بیٹھتے تو پھر کئی کئی گھنٹوں تک لکھتے رہتے تھے ۔

۵ ۔ لباس ہمیشہ سنت کے مطابق ڈھیلا ڈھالا پہنتے تھے اور بعض اوقات عمامہ شریف بھی سر پر باندھتے تھے ۔

۶ ۔ اکثر اوقات ذکر الٰہی ' درود شریف اور وظائف پڑھنے میں مصروف رہتے تھے ۔

۷ ۔ بدعات و منکرات کے خلاف سرگرم عمل رہتے تھے ۔

۸ ۔ ہر تقریر الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھ کر شروع کرتے تھے ۔

۹ ۔ ہر سال پابندی سے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بڑی شان و شوکت سے مناتے اور خود تقریر فرماتے تھے ۔

۱۰ ۔ ہر اسلامی ماہ کی گیارہ تاریخ کو گیارہویں شریف کا پروگرام بھی پابندی سے کرتے تھے ۔

۱۱ ۔ کسی نامعلوم اور ناواقف شخص نے بھی کوئی مسئلہ دریافت کیا تو ہاں یا نہ کی شکل میں جواب نہیں دیتے تھے بلکہ اس مسئلے پر تحقیق پیش کرتے تاکہ کسی قسم کی تشنگی باقی نہ رہ جائے ۔ (۱)

آخری لمحات :۔ آپ وصال مبارک سے پانچ چھ دن قبل علیل ہوگئے مگر علالت کے عالم میں بھی تصنیف و تالیف کا کام ترک نہیں کیا اور نماز باجماعت بھی ادا فرماتے رہے ۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہوا اور صحت ٹھیک ہوئی تو فرمانے لگے میرا سازوسامان باندھو ' میں لاہور جاؤنگا اور وہاں " عقائد اسلامیہ " نامی کتاب کنزالعمال کا ترجمہ شرح کرونگا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیاری سنتوں کے بارے میں کتاب (جس کے پانچسو ۵۰۰ صفحات مرتب ہوچکے تھے) مکمل کرونگا ۔ وصال سے پانچ روز قبل لاہور جانے کے لئے تمام ضروری سامان باندھ کر رکھ دیا ۔ وصال سے تین روز قبل فرمایا کہ میرا تابوت بنوا کر رکھ دو کیونکہ عین وقت پر بنانا مشکل ہوجائے گا ۔ اور میری نماز جنازہ حضرت قبلہ پیر آگہار شریف (کوٹلی آزاد کشمیر) یا پھر ان کے صاحبزادے قبلہ حاجی پیر صاحب (کالا دیو شریف جہلم والے) پڑھائیں ۔

مولانا رب نواز ہزاروی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے استاد محترم قبلہ غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ میری وفات کے وقت بھی حضرت سائیں چپ علیہ الرحمتہ جیسے حالات پیدا ہوجائیں گے ۔ انکی وفات کے وقت ان کا کوئی عزیز رشتہ دار موجود نہ تھا اور میری وفات کے وقت بھی میرا کوئی عزیز رشتہ دار موجود نہ ہوگا ۔ مولانا رب نواز ہزاروی کہتے ہیں کہ بالکل ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت ہزاروی علیہ الرحمتہ کی وفات ہوئی تو کوئی بھی پاس موجود نہ تھا ۔

وصال صد ملال

معمول کی علالت اچانک بڑھ گئی اور اللہ تعالی سے ملنے کی گھڑیاں قریب سے قریب تر آگئیں اور اس طرح رئیس العلماء ' غیظ الوہابیین حضرت علامہ

مولانا قبلہ غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمتہ ' ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء مطابق ۱۶ ربیع الآخر ۱۴۱۲ھ بروز جمعرات نماز ظہر اور عصر کے درمیان بالکل تنہائی کی حالت میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

واقعہ وصال :۔ حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ایک دیرینہ خادم خاص مولوی رب نواز صاحب نے بتایا کہ وصال کے دن دوپہر تک حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے گفتگو فرمائی اور لاہور جانے سے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ ظہر کے قریب حضرت صاحب علیہ الرحمتہ تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے' اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر اور دونوں زانوؤں کو قدرے سمیٹے ہوئے آرام فرمانے لگے۔ آپ کو اس حالت آرام میں پاکر ہمیں بڑی تسلی و اطمینان نصیب ہوا۔ کیونکہ اگرچہ گذشتہ پانچ چھ روز سے طبیعت بڑی سخت خراب تھی اور پسلیوں میں شدید درد تھا مگر گذشتہ رات تو اس قدر بے چینی اور تکلیف تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ جب حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اس حالت سکون و آرام میں پایا تو ہمیں بڑا سکون ملا۔ چنانچہ میں بھی تھوڑی دیر کے لیے سوگیا۔ کچھ دیر کے بعد میں اٹھا تو حضرت صاحب اسی حالت میں محو آرام تھے میں باہر چلا گیا۔ مختلف وقفوں کے ساتھ جب بھی میں کمرے میں آیا تو حضرت صاحب علیہ الرحمتہ کو اسی پہلی حالت میں پایا جب کافی وقت گذر گیا اور حضرت صاحب رحمتہ اللہ نے کوئی حرکت نہ فرمائی اور نہ ہی کروٹ بدلی تو مجھے عجیب قسم کی فکر لاحق ہوئی۔ لیکن میں معمول کے عادت کے مطابق آواز دینے کی جرات نہیں کرسکتا تھا البتہ میں نے بہتر خیال کرتے ہوئے اپنے گنہگار ہاتھوں سے حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے قدموں کو چھوا تو مجھے ٹھنڈک محسوس ہوئی جس سے میری پریشانی اور بڑھ گئی۔ ابھی میں ڈاکٹر کو لانے کا سوچ رہا تھا کہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ایک دو عقیدت مند محلے دار آگئے۔ اور انہوں نے بھی آتے ہی جب حضرت صاحب کی نبض محسوس کی تو ان کی شکستہ و سکتہ حالی زبان حال سے یہ غم ناک خبر سنا رہی تھی کہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ محو آرام تو تھے ہی۔ اب دیدار

الٰہی کے اشتیاق میں محو ہوگئے ہیں۔

بتہ المبارک کے روز وہ دل فگار منظر بڑا دیدنی تھا جب سوا گیارہ بجے عارف باللہ عاشق رسول اللہ محافظ ناموس اصحاب و اہل بیت' پاسبان عظمت اولیاء مرجع خاص و عام ' عامل شریعت' عارف طریقت' واقف رموز حقیقت رئیس العلماء ' حضرت علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی رحمتہ اللہ الباری کا جسد مبارک سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں جامعہ صدیقیہ کے ایک متعین گوشے پر قبر میں اتارا جارہا تھا تو بوڑھے اور نوجوان سب کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ جن خوش نصیبوں کو حضرت ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کی زیارت نصیب ہوئی ہے وہ جانتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے حضرت ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ دیدار الٰہی کے اشتیاق میں محو ہیں۔ ؎

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

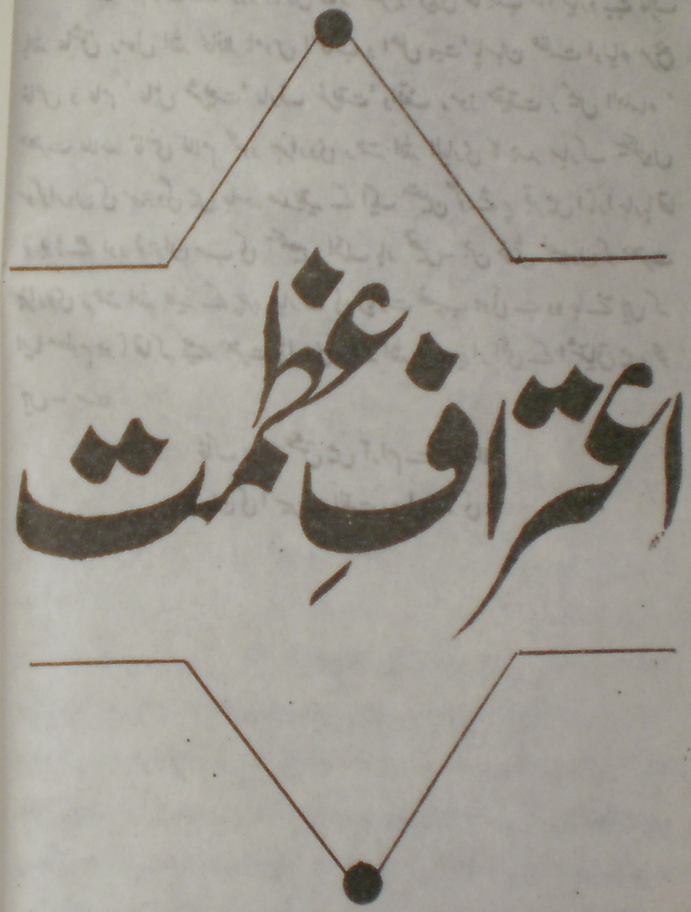

حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی

(بانی مرکزی مجلس رضا لاہور)

سلام و رحمت!

آپ کے مکتوب کے ذریعے یہ خبر وحشت اثر ملی کہ عالم ربانی و عارف حقانی حضرت مولانا مفتی علامہ غلام محمود ہزاروی صاحب واصل بحق ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ بہ طفیل نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حضرت مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ وارفع مقام عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

محترم! یہ دور علمائے حق کے فیضان سے محرومی کا دور ہے، اس لیے علمائے حق تقریباً ناپید ہو چکے ہیں، حضرت قبلہ مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ اس مفاد پرستی، دین فروشی اور جہالت کے منحوس دور میں مینار نور کی حیثیت رکھتے تھے اور ان کے وجود مسعود کی موجودگی سے بڑا سہارا تھا۔ ان کی تقریر و تحریر پر بھروسہ تھا، وہ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے سچے پیروکار اور ان کے علوم کے وارث تھے، خداوند کریم ان کے مراتب و مدارج بلند تر فرمائے اور ان کے پسماندگان کو برکات علیہ کی حفاظت و اشاعت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

محزون

محمد موسیٰ عفی عنہ

۳ نومبر ۱۹۹۱ء (۸)

صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن فیض پوری مدظلہ العالی

سجادہ نشین دربار عالیہ ڈھانگری شریف آزاد کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔

ترویج دین اور اشاعت علوم کے لیے آپ کی زندگی وقف تھی۔ آپ علم و تقوی اور زہد و ریاضت میں رسوخ کامل رکھتے تھے۔

حضور قبلہ عالم حضرت والد امجد و مرشد ارشد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے میں نے بارہا سنا ہے کہ حضرت شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جہلم میں ایک شیر رہتا ہے۔ اس سے ان کی مراد حضرت قاضی صاحب مرحوم و مغفور کی ذات تھی۔

حضرت قاضی صاحب مرحوم و مغفور بیک وقت تقریر، تحریر اور تدریس کے ذریعہ اشاعت علوم دینیہ و اصلاح مسلمین میں مشغول رہے اور آپ کی شائستہ و شستہ مدلل و عام فہم، جید و جامع تحریریں ایک زمانہ سے لوگوں کے دلوں کو جلا بخش رہی ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت رئیس العلماء علیہ الرحمتہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی تحریرات کو لوگوں کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔

امین بحرمت رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

محمد عتیق الرحمن فیض پوری

دربار عالیہ ڈھانگری شریف میرپور آزاد کشمیر

۱۳ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ

حضرت علامہ مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی

(خطیب زینۃ المساجد وامیر جماعت رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ)

سلام مسنون۔

حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی علیہ الرحمتہ کی رحلت کی خبر انتہائی دکھ اور قلبی افسوس کے ساتھ سنی گئی، مرحوم کا تبحر علمی، دین سے لگن اور مسلک سے محبت محتاج بیان نہیں، آپ کی یادگار دینی خدمات کا تذکرہ ہمیشہ زبان زد خاص و عام رہے گا، آپ کے وصال سے دنیائے سنیت ایک جید عالم دین اور سر چشمہ فیض علوم سے محروم ہوگئی ہے۔ مولی کریم سے دعا ہے کہ بوسیلہ اولیاء و حبیب خدا۔ (علیہ التحیتہ والثناء) مرحوم کو آخرت میں بلندئ درجات سے نوازے ان کی خدمات جلیلہ کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔ آمین (۹)

ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی

" قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمتہ کی خبر وصال باعث صد رنج والم ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی

------ موصوف سے ذاتی تعارف نہ تھا مگر اس دور قحط الرجال میں اہل سنت علماء کا اٹھ جانا ایک عظیم المیہ ہے ---- مولی تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے۔ آمین "۔ (۱۰)

حضرت مولانا محمد بشیر مصطفوی مدظلہ العالی

مہتمم دارالعلوم محمدیہ نظامیہ (رجسٹرڈ) وخطیب جامع مسجد مدینہ میرپور آزاد کشمیر

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

مزاج گرامی! آپ کے والد گرامی اور دینائے اہل سنت کے ایک عظیم محسن عالم دین حضرت علامہ قاضی غلام محمود رحمتہ اللہ علیہ کی رحلت کا معلوم کرکے صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ، حضرت مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ سمیت جمیع لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

احقر حضرت علامہ قاضی غلام محمود رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق کیا رقم کرے، حضرت اس قحط الرجال کے دور میں ایک روشن چراغ تھے۔ تبحر علمی میں اپنی مثال آپ تھے۔ عقائد اہل سنت و جماعت پر پختگی آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ "موت العالم موت العالم" کے تحت ملت اسلامیہ کو آپ کے انتقال سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

ایک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے علمی و مسلکی فیض کو جاری و ساری رکھے اور آپ کے معتقدین و متوسلین کو آپ حضرات سمیت فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

والسلام

دعا جوء دعا گو

محمد بشر مصطفوی عفاز گرنہ از میرپور

۲۶ ربیع الاخر ۱۴۱۲ھ (۱۱)

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

پیر طریقت استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی نور اللہ مرقدہ کی رحلت کی اطلاع سے دلی صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون قاضی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ موجودہ دور کے متبحر اور اکابر علماء میں سے تھے وہ تقوی و پرہیزگاری، وسعت مطالعہ، قوت استدلال اور مسلکی تصلب میں اپنے والد ماجد حضرت امام المناطقہ مولانا قاضی عبدالسبحان قادری رحمتہ اللہ علیہ کے صحیح جانشین تھے۔

انہوں نے تمام زندگی تبلیغ دین اور اشاعت مسلک میں صرف کی۔ تحریری، تقریری اور تدریسی میدان میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند و بالا جگہ عطا فرمائے

فقیر ان کے برادر محترم مولانا مفتی سیف الرحمن صاحب، صاحبزادگان اور جملہ ارکان کا شریک غم ہے، میری طرف سے تعزیت پیش کریں، راقم نے اپنی کلاس میں بھی ان کے لئے ایصال ثواب کیا ہے۔

والسلام

محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی (۱۲)

۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء

مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوھاری گیٹ لاہور

محترمی اسلام علیکم!

آپ کا خط ملا، لیکن فوری طور میں حضرت علامہ غلام محمود ہزاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے کچھ تاثرات ارسال کرنے سے قاصر ہوں کیونکہ ابھی تو انکی وفات کا صدمہ دل و دماغ پر چھایا ہوا ہے جس کی وجہ سے طبیعت متاثر ہے۔ انشاء اللہ۔ بعد میں کسی وقت اپنی عقیدت کا اظہار کرونگا۔ (۱۳)

والسلام

محمد عبدالقیوم غفرلہ

۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء

حضرت صاحبزادہ سید عثمان نوری صاحب مدظلہ العالی

(چیئرمین نوری فاؤنڈیشن پاکستان لاہور)

حضرت صاحب قبلہ، اہل سنت کے ممتاز سکالر، ادیب، شعلہ بیان مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ مرد کامل اور درویش باعمل تھے، ان کی زندگی نمود و نمائش سے بالا تھی، انتہائی سادہ، منکسر المزاج و خوش اخلاق آپ نے صرف تعلیمی خدمات ہی نہیں بلکہ تحریری طور پر بھی ہمارے لیے خاصا ذخیرہ چھوڑا ہے۔ اللہ کرے کہ وہ جلد منظرعام پر آسکے۔ ایسی یگانہ روزگار شخصیتیں کبھی کبھی ہی وجود میں آتی ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے۔
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا۔ (۱۴)

حضرت صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری مدظلہ العالی

مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ

یہ خبر وحشت اثر موصول ہوئی کہ ممتاز عالم دین رئیس العلماء حضرت علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی صاحب مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو وصال فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

موصوف کا شمار اہل سنت کے اکابر علماء میں ہوتا تھا وہ بہترین عظیم مناظر، بلند پایہ مفتی اور مصنف تھے، ایک عرصہ سے جہلم میں خدمات انجام دے رہے تھے، آپ ہمیشہ اشاعت دین اور طلب حق میں کوشاں رہے، فتاوی نوریہ کے متعدد استفتادات اس امر پر شاہد ہیں گزشتہ ڈیڑھ دو سال میں ماہنامہ "القول السدید" میں آپ کے وقیع مضامین اور فتوے شائع ہوتے رہے۔ ان کے اٹھ جانے سے بڑا خلاء واقع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلی علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین (۱۵)

پیرزادہ محمد اقبال احمد فاروقی صاحب مدظلہ

اسلام علیکم! عزیزی رب نواز صاحب

آپ کے خط نے بڑی جانکاہ خبر پہنچائی ہے۔ کل شام کسی نے باہر یہ بری خبر سنائی مگر دل نہیں مانتا تھا کہ آفتاب اتنی جلدی غروب ہو سکتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میری طرف سے تمام لواحقین۔ احباب۔ غم گسار متعلقین کو اظہار غم کریں اللہ تعالیٰ حضرت کے مقامات روحانیہ بلند کرے۔

میں "جہان رضا" میں خبر دونگا۔ اور حضرت پر تفصیلی مضمون بھی لکھوں گا۔

میاں محبوب الٰہی رضوی صاحب مدظلہ العالی

چیئرمین جامع مسجد ٹرسٹ چونیاں ضلع قصور

اسلام علیکم و رحمتہ اللہ

ابھی ابھی رسالہ " القول السدید " ماہ جمادی الاول موصول ہوا ۔ جسمیں علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی صاحب کی وفات کا پڑھ کر بڑا دھچکا لگا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) قاضی صاحب مرحوم بڑے صاف گو متدین عالم تھے انکی متعدد کتب انکی ذات کے لیے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انکی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا ہے بظاہر اسکا پورا ہونا مشکل نظر آ رہا ہے۔ " القول السدید " کیلئے تو وہ روح رواں کی حیثیت رکھتے تھے۔ رسالہ انکی سرپرستی سے محروم ہوگیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل انکے نیک کاموں کو قبول فرماکر اجر عظیم سے نوازے اور مغفرت فرماکر جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ عطا فرمادے ۔ آمین

انکے متعلقین تک میری تعزیت پہنچا دیجئے ۔ اللہ تعالیٰ انکے جملہ متعلقین و لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمادے ۔

انکے چہلم سے پہلے میں کچھ کلمہ شریف پڑھ کر ایصال ثواب کے لیے مطلع کردوں گا۔

والسلام

محمد محبوب الٰہی رضوی (۱۷)

جناب سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

بندہ کو یہ سن کر انتہائی دکھ اور افسوس ہوا ہے کہ حضرت علامہ قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) خداوند قدوس انہیں ہمیشہ ہمیشہ اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھے ۔ آمین ۔

یہ بات مجھے جمعرات مورخہ ۳۱ اکتوبر شام کو پتہ چلی ۔ محمد افضل شاہد صاحب، واہ کینٹ سے آئے اور انھوں نے بتائی ۔

اف ! بے اختیار منہ سے آہ نکل گئی ۔

" زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے "

علامہ مرحوم اپنے مسلک کے بے حد پابند تھے ۔ ایسا بے لوث اور مخلص آدمی چراغ لے کر بھی ڈھونڈو تو نہ ملے گا ۔ بخدا ان کی کمی بڑی مشکل سے پوری ہوگی ۔ یہ خلاء جانے بھرے یا نہ بھرے ۔ کون ایسا ہوگا جو اتنے کھرے اور سچے جذبوں سے دین کی خدمت کرے گا ۔ جس نے اپنے سارے لمحات دین کے لیے وقف کر دیئے تھے ۔

پتہ چلا کہ آپ بھی جنازے میں شرکت کے لیے تشریف لائے تھے بلکہ دوبارہ غالباً آ چکے ہیں ۔

آپ کو اس غم نے یقیناً نڈھال کرکے رکھ دیا ہوگا ۔ آپ کی دنیا میں بھی اندھیرا ہوگیا ہوگا ' ایک ہلچل سی مچ گئی ہوگی ۔ خدایا ! یہ کیا ہوگیا ۔ اتنی تیزی سے اور اتنا اچانک ۔ اتنا غیر متوقع حادثہ ؟

طفیل صاحب ! تقدیر بھی انسانوں سے کیا کھیل کھیلتی ہے ۔ پل بھر میں ہنستے بستے گھر اجڑ جاتے ہیں ' ویران ہو جاتے ہیں ' مسرتوں کے پھول انگارے بن جاتے ہیں ۔

آپ کے لیے یہ ایک بہت بڑا صدمہ ہے - بندہ اس میں آپ کا برابر کا شریک ہے - اللہ تعالیٰ عزوجل آپ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے - اور حضرت علامہ مرحوم کو بہ طفیل حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی بہاروں میں رکھے۔ آمین!

تبسم بخاری ہستال (۱۸)

جناب صاحبزادہ محمد امین سیالوی صاحب

ناظم انجمن فدایان رسول (رجسٹرڈ) محمدی شریف جھنگ

مرکزی انجمن فدایان رسول محمدی شریف ضلع جھنگ کا ایک ہنگامی اجلاس نور مصطفےٰ مسجد میں منعقد ہوا - جس میں صاحبزادہ محمد امین سیالوی نے رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی رحمتہ اللہ الباری کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم سنیت کے فعال وناموس مرد مجاہد تھے گویا آسمانی وربانی چراغ تھے جن سے خواص و عوام کو یکساں طور پر فیضان حاصل ہوتا تھا

بجھ گیا انوکھا اک چراغ! آہ! زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے؟ دم بخود ہوں اپنی زندگی انہوں نے وقف کی ہوئی تھی وحدت سنیت کیلئے ہمہ وقت جذبہ حُبِ رسول سے سرگرم عمل تھے اس مرد پاکباز کو اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ منازل عطا فرمائے آمین - آخر میں مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا اور پسماندگان کی سلامتی کیلئے مخلصانہ دعائیں کی گئیں۔ (۱۹)

سید سرفراز علی زیدی صاحب لاہور

سلام و رحمت!

قبلہ مفتی غلام محمود ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ صاحب کے انتقال پرملال کی اطلاع حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب کی زبانی معلوم ہوئی - آپ نے فرمایا کہ اس گئے گزرے دور میں جبکہ علماء و مشائخ مصلحت کا شکار ہیں قبلہ مفتی صاحب اسلاف کی آخری یادگار تھے سو اس طرح علم کا یہ سورج بھی غروب ہوگیا - آپ کے ان الفاظ نے میرے غم کو اور دوچند کر دیا -

ہم اکثر یہ بات سوچتے کہ رسالہ "القول السدید" زیادہ تر مفتی صاحب (مرحوم و مغفور) کے مضامین پر مشتمل ہوتا ہے جو کہ زیادہ بہتر نہیں مگر مجھے آج اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ آپ نے قبلہ کے جس قدر مضامین بھی جمع کئے ہیں بہتر ہی کیا ہے، ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ اتنی جلدی داغ مفارقت دے جائیں گے - مفتی صاحب نے درس قرآن و حدیث اور درس تصوف جس انداز میں تحریر فرمائے اور "القول السدید" کو جو لازوال سرمایہ علم عطا فرمایا ہم "القول السدید" کے قارئین مفتی صاحب اور ادارے کے انتہائی شکر گزار ہیں -

اس امراء پرستی کے ایمان سوز دور میں قبلہ مفتی صاحب کا کسی ظالم و غاصب کی شان میں کچھ نہ لکھنا اور اخلاص کے ساتھ علم و ادب کی خدمت کرنا یقیناً رب کردگار کی خاص عنایت، حضور علیہ السلام کی نظر کرم اور موصوف کی اپنی کرامت ہے - اور یقیناً صاحبان جبہ و دستار کیلئے مشعل راہ بھی...

اللہ کریم سے درخواست والتجا ہے کہ وہ مدعیان علم و حکمت اور مخدومین دین متین پر اپنے صفاتی نام "ھوالھادی" کا پرتو ڈالتے ہوئے ہم سب کو ضلالت و گمراہی کی دلدل سے نکال لے اور مفتی صاحب کا خلاء جلد پر ہو جائے -

آپ کی وفات قارئین "القول السدید" کیلئے کسی بڑے سانحے سے کم نہیں - اللہ کریم آپ کے درجات کو بلند فرمائے - یقیناً آئندہ کے مورخ کو آپ کی ذات والا صفات میں سقم ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) سرفراز زیدی (۲۰)

ادیب شہیر اہل سنت پروفیسر محمد سرور شفقت صاحب

(اسسٹنٹ پروفیسر کیڈٹ کالج حسن ابدال)

قاضی رب سے مل کر آباد ہوگئے
ناشاد ہم ہوئے ہیں وہ شاد ہوگئے

فقیہ عصر، رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رحلت جدائی نہیں ---- وصلت ہے یہ تبدیلی محل ہے ---- سفر ہے اس دنیا سے عالم بالا کی طرف ----

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت وصال کے جذبات کو حضرت مولانا روم علیہ الرحمتہ نے مثنوی شریف دفتر سوم میں یوں رقم فرمایا ہے۔

" آج کی رات میری روح خود مسافرت کی جگہ (دنیا) سے اپنے باطن (آخرت) میں جارہی ہے وصال کے بعد عاشقوں کا چہرہ ---- خدا تعالیٰ کے خاص حلقے میں ہوگا جو انسان سے بالکل پیوستہ ہے اس حلقے میں رب العالمین کا نور چمکتا ہے۔"

جن ہستیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے۔

" الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون "

لاکھوں سلام ان پر جو ظاہر میں سراپا رحمت ہیں اور پردہ میں بھی سراپا رحمت ---- بزرگ سراپا رحمت ہوتے ہیں۔ اپنوں اور متعلقین کیلئے ان کی رحمت کا سایہ بعد رحلت مزید رحمتوں کا ساتھ ---- پھیل جاتا ہے ؟

حضرت قاضی علیہ الرحمتہ کی مومنانہ فراست اور فقہی بصیرت " القول السدید " کے صفحات سے اظہر من الشمس ہے۔ آپ بحر تصوف کے بھی شناور تھے۔ آپ کی شخصیت متنوع پھولوں کا ایک حسین گلدستہ تھی۔

تدریس، خطابت، مناظرہ، تصنیف و تالیف، تصوف، فرض کن کن جہتوں اور

پہلوؤں کا ذکر کیا جائے آپ نے یہ خدمات اس انداز سے سرانجام دیں کہ علمی و فقہی بصیرت کے لاتعداد چراغ فروزاں کئے اور ان سے مزید چراغ روشن ہوتے چلے جائیں گے۔

مجھے حسن ابدال جامعہ گلزار مدینہ میں آپ کے جمعتہ المبارک کے خطبات سے وقتاً فوقتاً مستفید ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے خطبات علم و حکمت کا گنجینہ اور شریعت و طریقت کا خزینہ تھے۔

حضرت قاضی علیہ الرحمتہ کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ :—

۱۔ آپ کے خون جگر سے روشن کئے ہوئے چراغ جامعہ صدیقیہ فیض العلوم ہری پور کی بھرپور علمی و مالی سرپرستی کی جائے۔

۲۔ قلمی مسودات کو زیور طباعت سے آراستہ کیا جائے تاکہ آپ کے علمی کاموں سے مخلوق خدا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔

۳۔ آپ کے مطبوعہ مضامین کو مدون کر کے کتابی صورت دے دی جائے۔

۴۔ آپ کے شایان شان مزار مقدس کی تعمیر کیلئے ایک تعمیراتی کمیٹی تشکیل دی جائے جو اپنی نگرانی میں خوبصورت مزار تعمیر کروائے جس کا ڈیزائن بڑا منفرد ہو۔

۵۔ آپ کے خطبات کے کیسٹ پر مشتمل ایک لائبریری قائم کی جائے اور پھر ان کیسٹوں کو صفحہ قرطاس پر بھی منتقل کیا جائے۔

امید ہے کہ حضرت قاضی علیہ الرحمتہ کے ارادت مند اور احباب ان گزارشات پر سنجیدگی سے غور و فکر فرمائیں گے۔

والسلام

محمد سرور شفقت

حضرت مولانا مفتی محمد ظہور احمد جلالی صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمدۃ المحققین رئیس العلماء حضرت علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ ایک جید عالم تھے ان کی ذات زہد و اتقا، علم و عمل، جود و سخا اور اخلاص و للہیت کا مجسمہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ خصوصیات سے نوازا تھا۔

آپ ایک بہترین مقرر تھے اور حسب موقع کئی انداز سے تقریر فرماتے۔ حاضرین اگر اہل علم و دانش ہوتے تو ادبی پہلو نمایاں ہوتا اور اگر حاضرین سادہ لوح و کم علم ہوتے تو اشعار کے ذریعہ تقریر میں ایسا رنگ بھر دیتے کہ حاضرین کا ذوق بھی پورا ہو جائے اور بات بھی دلنشین ہو جائے۔

آپ شب بیدار زاہد و عابد تھے، طبیعت میں سوز و گداز تھا جو کہ تلاوت کلام الٰہی کے وقت سامعین پر از خود محسوس ہو جاتا۔

آپ کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔ آپ نے علوم درسیہ میں علم معقول و منقول میں قاضی و حمداللہ سے آگے قانون الشفاء اور افق المبین جیسے کتب سبقاً پڑھیں اور علم میں کمال پیدا کیا جس کا اعتراف اکابرین نے بھی کیا۔ حضرت ممدوح المشائخ صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن صاحب فیض پوری دامت برکاتہ روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جہلم میں بھی ایک شیر رہتا ہے جو کہ حضرت رئیس العلماء کی طرف اشارہ تھا۔

آپ نے مجاہدہ و ریاضت اور توجہ مشائخ سے روحانیت میں کمال حاصل کیا۔

آپ نے بے لوث خدمت دین کو اپنی زندگی کا مقصد ٹھہرایا اور تادم آخر اس پر کاربند رہے۔ حتیٰ کہ آخری ایام میں ایک مسجد اور اس کے ساتھ دارالمطالعہ اور دارالعلوم تعمیر کروا کر وقف فرما دیا۔

حقدمین مشائخ کی طرح آپ نے اخفاء (رازداری) کی خاطر طریقہ ملامتیہ کو

اختیار کیا کہ عنداللہ بری الزمہ بھی رہا جائے اور لوگوں میں شہرت بھی نہ ہو۔ اپنے آپ کو ایک عام آدمی کی حیثیت میں پیش کرنے کے لئے ایسا طریقہ اپنایا کہ لوگ الگ رہیں اور ان کی ملامت و طعن و تشنیع سے بے نیاز ہو کر لایخافون لومتہ لائم (یعنی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ و حق پر قائم بندے کسی کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوتے) کی تصویر بن جائیں۔ یہ وصف حضرت قاضی صاحب علیہ الرحمتہ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔

آپ کی تحریر مدلل، پرمغز، اصلاحی، علمی نکات پر مشتمل، عام فہم اور سادہ ہوتی، ایک عالم اور عام قاری برابر مستفید ہوتے تھے۔

نیز تحریر میں جس قدر سرعت آپ کی ذات میں موجود تھی اس فقیر نے کسی اور میں نہیں دیکھی۔ ایک مجلس میں پیر طریقت حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالواحد صاحب دامت برکاتہم العالیہ المعروف حاجی پیر صاحب قبلہ کالا دیو شریف جہلم نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ آپ بہت سریع التحریر تھے۔ نیز ماہنامہ "القول السدید" مصری شاہ لاہور کے شمارے اس پر بین ثبوت ہیں۔ مزید برآں صرف آخری تین سالوں میں بیماری و نقاہت، ضعف پیری اور دیگر عوارض کے باوجود مختلف علمی و تحقیقی موضوعات پر ہزاروں صفحات تحریر کرنا کرامت سے کم نہیں۔ ان تمام علمی و تحقیقی نگارشات کو ادارہ غوثیہ رضویہ مصری شاہ لاہور اپنے پروگرام کے مطابق منظرعام پر لائے گا انشاء اللہ

اس نفسا نفسی، جاہ پرستی، امراء وسلاطین کی کاسہ لیسی کے دور میں مصلحت کا شکار اور صلح کلیت کے پیروکار حضرات کے برعکس آپ اپنے عقیدہ و مسلک پر سختی سے کاربند اور اور متصلب تھے اور اس سلسلہ میں بڑے سے بڑے نقصان کو ایک ذرے کے برابر بھی حیثیت نہ دیتے حسام الحرمین کے مکمل حامی اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تشریحات پر کامل طور پر کاربند تھے۔ بدعقیدہ و بدمذہب لوگوں دیوبندیوں، تبرائی رافضیوں، تفضیلی رافضیوں، نجدیوں سے مکمل طور پر اجتناب فرماتے

حتیٰ کہ آپ کے برادر اصغر مفتی سیف الرحمٰن صاحب نے جب علمائے دیوبند سے عقیدت کا اظہار کیا تو آپ نے اسے سمجھانے اپنے والد ماجد رئیس الفضلاء حضرت علامہ قاضی عبدالسبحان ہزاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریروں اور قرآن و حدیث کی روشنی میں راہ راست پر لانے کی انتھک کوشش کی جب وہ باز نہ آیا تو آپ نے مکمل طور پر علیحدگی اختیار کرلی اور مختلف ذرائع سے اس کی اصلاح کی کوشش کرتے رہے اور کئی مواقع پر آپ نے دیوبندیوں' رافضیوں کو اعلانیہ طور پر نماز جنازہ کی جماعت سے خارج کردیا۔

مہمان نوازی میں آپ فراخدلی کا مظاہرہ فرماتے اور مہمان کی سہولت کا ذاتی طور پر خیال رکھتے۔

دنیا و اہل دنیا سے استغنا میں آپ قدم راسخ رکھتے تھے۔

اس قحط الرجال کے دور میں ایسی عظیم علمی و روحانی شخصیت کا اٹھ جانا یقیناً" ایک سانحہ ہے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے اسلاف کے ساتھ اعلیٰ علیین میں ارفع مقام سے نوازے۔

صورت از بے صورتی آمد بروں
باز شد انا الیہ راجعون

گلستان رئیس العلماء کا ادنی خوشہ چین
ظہور احمد جلالی
دارالعلوم مظہریہ اسلام گڑھ میرپور آزاد کشمیر

بیگانوں کا اعتراف حقیقت

رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمہ کی ناقابل فراموش خدمات کا اعتراف تو بیگانوں نے آپ کی حیات میں ہی کیا تھا ـــــ اسکی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ قاضی مظہر حسین صاحب دیوبندی

(بانی خدام اہل سنت پاکستان چکوال)

" ماشاء اللہ آپ کے حوالہ جات مفید ہیں۔ ..... آپ کا معتدل مسلک اچھا ہے"(۲۱)

۲۔ مولوی عبداللطیف صاحب دیوبندی (خطیب جہلم)

" آپ کا لکھا ہوا مضمون متعلقہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے مسلک اہل سنت کی بروقت ترجمانی کی اور حق ادا کیا کہ آج کے دور میں اسکی اشد ضرورت ہے" (۲۲)

۳۔ قاضی محمد طاہر علی الہاشمی دیوبندی

(صدر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد)

" آپ کا خانوادہ محتاج تعارف نہیں ہے' آپ نے قبل ازیں بھی بہت سے محاذوں پر اسلام کا دفاع کیا ہے۔ اب دفاع صحابہ کا عظیم فریضہ سرانجام دیا ہے بالخصوص مظلوم صحابی (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو بیگانوں اور بے گانوں کے زد میں تھے) کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے عظیم کام لیا ہے' اب تقریری طور پر بھی اسے پھیلانے کی ضرورت ہے۔ باری تعالیٰ آپ کو امت مسلمہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ (۲۳)

تواریخِ وصال

●

قطعۂ تاریخ وصال

رئیس العلماء حضرت علامہ غلام محمود ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ

رحلت : ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز پنجشنبہ

رشحات : ابوالطاہر فدا حسین فدا ' مدیر اعلیٰ ماہنامہ مہر و ماہ لاہور

وہ مفتیٔ دوراں ' وہ قاضی برحق
ہوئے دار فانی سے ہیں آج رخصت
جدا ہم سے ہے آج اک مرد حق
وہ محبوب صورت وہ مقبول سیرت
وہ والہ و شیدائے خواجہ گیہاں
گئے دہر سے آج ہیں سوئے جنت
تھے علامہ دین ' فقیہ و محدث
شناسائے سر و رموز حقیقت
نہ کیوں مضطرب آج ہوں اہل دل
عزیزوں کو وہ دے گئے درد فرقت
گئے بزم دنیا سے وہ ناگہاں
تھا حاصل جنہیں حق سے نور بصیرت
سن وصل ان کا فدا برمحل
کہو آہ : " فخر جہاں باب حکمت "

۱۴۱۲ھ

قطعۂ تاریخ ارتحال

"یکتائے زمانہ مفتی و فاضل"

۱۹۹۱ء

"آہ نامئی دہر مولانا علامہ غلام محمود ہزاروی"

۱۹۹۱ء

نتیجۂ فکر = سید عارف محمود مہجور رضوی گجرات

چل دیئے سوئے جناں آج ہیں وہ
بن کے اللہ کے مہمان ، غلام محمود
اہل دل ، اہل نظر، اہل یقیں
بے بدل شارح قرآن ، غلام محمود
صاحب علم و عمل ، پیکر زہد و ورع
نائب قاضئ سبحان ، غلام محمود
زینت بزم فقہ ، راہنمائے منطق
رونق محفل عرفان ، غلام محمود
لائق مدح و ستائش ہے تدبر ان کا
مشکلیں کر گئے آسان ، غلام محمود
مصلحت سے سدا دور رہے وہ ہر دم
تھے حقیقت میں مسلمان ، غلام محمود
کہیئے مہجور بصد حزن و ملال
سال ترحیل " فقہ دان ، غلام محمود "

۱۴۱۲ھ

قطعۂ تاریخ وصال

رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

آہ شمسِ ثقاہت

۱۴۱۲ھ

نتیجۂ فکر:- جناب عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

○

افسوس، ہُوا انجمن دھر سے رخصت
اک عالمِ دیں، صاحبِ عرفان و بصیرت
اخلاص سے کی، اُس نے جو کی دین کی خدمت
وہ شخص تھا سرمایۂ خدامِ شریعت
قرآن کے اسرار کا شارح قلم اُس کا
تھی وقف پئے شوکتِ اسلام خطابت
یہ دَور ہے غارت گرِ ایمان بلا کا
اس وقت زیادہ ہی تھی کچھ اُس کی ضرورت
دل سوز ہے گو اُس کی جُدائی کا المیہ
یہ حق کی رضا تھی یہ خُدا کی تھی مشیت
تاریخِ وفات اُس کی جو مطلوب تھی مجھ کو
ہاتف نے کہا مجھ سے یہ ازراہِ عقیدت
کچھ اور بڑھی ظلمتِ شب، ڈوب گیا، "آہ"
اک ماہِ فقاہت، نہیں اِک "شمسِ ثقاہت"

۱۴۰۶

قطعاتِ تاریخ وصال

نوٹ :۔ حضرت مولانا محمد اوّل رضوی صاحب مدظلہٗ نے رئیس العلماء حضرت علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات پر مندرجہ ذیل پندرہ تاریخی مادے نکالے۔

سنِ ہجری	سنِ عیسوی
قطب اسلام غلام محمود	اوج عالم رئیس العلماء غلام محمود ہزاروی
۱۲ —— ۱۴	۱۹ —— ۹۱
طوطیٔ دہر غلام محمود	باب علوم رئیس العلماء غلام محمود ہزاروی
۱۲ —— ۱۴	۱۹ —— ۹۱
بدرِ بلاد غلام محمود	سید عباد " " " "
۱۲ —— ۱۴	۱۹ —— ۹۱
عالی لقب غلام محمود	شنکیب اولیاء " " "
۱۲ —— ۱۴	۱۹ —— ۹۱
آں صاحب کمال غلام محمود	مقبول ربّ " " "
۱۲ —— ۱۴	۱۹ —— ۹۱
غلام محمود ہزاروی جواد	رئیس العلماء غلام محمود مردِ مومن
۱۲ —— ۱۴	۱۹ —— ۹۱
عزو شوکت جواد غلام محمود	جانِ غلام محمود ہزاروی واصل حق شد
۱۹ —— ۹۱	۱۹ —— ۹۱

مرجع الانام رئیس العلماء غلام محمود —— فقیر ولی رئیس العلماء غلام محمود
۴۷ —— ۲۰ بحر می

حوالاجات

① ریاست میں یہ عہدہ وزیرِ اعظم کے منصب کے برابر تھا۔

② آپ کے آباؤ اجداد کے حالات کی مزید تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل ماخذ سے ملاحظہ فرمائیں۔

(ا) تذکرہ اکابر اہلسنت — مطبوعہ لاہور از مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
(ب) تذکرہ مشائخ سرحد — " " از مولانا پیر امیر شاہ قادری
(ج) ستائیس مناظرے — " " از قاضی غلام محمود علیہ الرحمۃ۔
(د) فیوضات غوثیہ — " " " " " " " "

③ تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ فرمائیں :

(ا) ستائیس مناظرے (ب) حدیث نور (ج) دعوت حق (د) اتحاد ملت اسلامیہ وقت کی اہم ضرورت۔ (ہ) فضائل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (و) فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

④ یہ سینکڑوں صفحات پر مشتمل کتاب ہے جسے قسط وار شائع کیا جا رہا ہے۔

⑤ یہ بھی سینکڑوں صفحات پر مشتمل کتاب ہے جسے قسط وار شائع کیا جا رہا ہے۔

⑥ ان تمام فضائل کو سُنّی تبلیغی نصاب کے نام سے مولانا ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

⑦ مکتوب گرامی جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب بنام قبلہ قاضی صاحب علیہ الرحمہ۔

⑧ مکتوب گرامی مولانا ربّ نواز ہزاروی صاحب۔

⑨ مکتوب گرامی بنام صاحبزادہ قاضی حبیب الرحمٰن صاحب۔

⑩ مکتوب گرامی بنام مولانا عبدالستار طاہر صاحب برائے "القول السدید"

(ماہنامہ) لاہور۔

(۱۱) مکتوب گرامی بنام صاحبزادہ قاضی حبیب الرحمٰن صاحب۔

(۱۲) مکتوب گرامی بنام مولانا رب نواز ہزاروی صاحب۔

(۱۳) مکتوب گرامی بنام مولانا رب نواز ہزاروی صاحب۔

(۱۴) مکتوب گرامی بنام صاحبزادہ قاضی حبیب الرحمٰن صاحب۔

(۱۵) ماہنامہ نورالحبیب بصیر پور شمارہ نومبر ۱۹۹۱ء ص: ۴۰۔

(۱۶) خط بنام مولانا رب نواز ہزاروی صاحب۔

(۱۷) خط بنام محمد طفیل مدیر اعلیٰ "القول السدید" لاہور۔

(۱۸) خط بنام محمد طفیل مدیر اعلیٰ ماہنامہ "القول السدید" لاہور۔

(۱۹) خط بنام محمد طفیل مدیر اعلیٰ ماہنامہ "القول السدید" لاہور۔

(۲۰) خط بنام محمد طفیل مدیر اعلیٰ ماہنامہ "القول السدید" لاہور۔

(۲۱) مکتوب بنام رئیس العلماء حضرت علامہ قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی علیہ الرحمۃ۔

(۲۲) مکتوب بنام رئیس العلماء حضرت علامہ قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی علیہ الرحمۃ۔

(۲۳) مکتوب بنام رئیس العلماء حضرت علامہ قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی علیہ الرحمۃ۔

ضروری اعلان

وقت کم ہونے کی وجہ سے جلدی میں سوانح عمری ترتیب دی گئی ہے اس لیے کافی باتیں رہ گئی ہیں اور جو کچھ لکھی گئی ہیں اُن میں بھی کچھ تفصیل طلب ہیں۔ ادارہ انشاء اللہ تعالیٰ تفصیلاً سوانح عمری میں اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا۔

رضوی کتب خانہ اردو بازار۔ لاہور

امام اہل سنت لائبریری

برہان شریف، ضلع اٹک صوبہ پنجاب پاکستان

کتاب اور لائبریری کی اہمیت ہر دور میں مسلم رہی ہے اور تمام ترقی یافتہ ممالک اس سلسلے میں ہم سے بہت آگے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر طالب علم کتاب خرید کر نہیں پڑھ سکتا اس لیے لائبریریوں کے قیام کو ضروری قرار دیا گیا مگر یہ لائبریریاں فقط شہروں ہی تک محدود ہو کر رہ گئیں۔

دیہاتوں اور دور افتادہ علاقوں میں لائبریریوں کے قیام کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی گئی۔ اب دور حاضر میں دور افتادہ علاقوں میں بھی لائبریری کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا جارہا ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر بندہ نے تنگ دستی کی حالت میں دور افتادہ علاقہ برہان شریف (اٹک) میں بیادگار امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ ایک امام اہل سنت لائبریری کے اجراء کا اہتمام کیا ہے۔

کتاب چھوٹی ہو یا بڑی اگر قدردان کے ہاتھ میں ہو تو اس کی اہمیت ہوتی ہے یہ تبلیغ و اشاعت کا نہایت موثر ذریعہ ہے۔ جہاں مبلغ نہیں پہنچ سکتے وہاں کتاب اپنا اثر دکھاتی ہے۔

جناب عالی! آپ کی خدمت میں دردمندانہ استدعا کی جاتی ہے کہ خدارا اس علمی جہاد میں ہمارا ساتھ دیجئے۔ اس کار خیر میں دامے، درمے، قدمے اور سخنے حصہ لیجئے تاکہ آپ عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں ـــــ آپ کی جانب سے لائبریری کے نام کسی قسم کا عطیہ بھی وصول ہوا تو جواب رسید سے مطلع کیا جائے گا۔

الداعی الی الخیر

گدائے کوئے مدینہ شریف

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری عفی عنہ